REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

272

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۹ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۸ احسان ۱۳۳۶ھش | ۱۸ جون ۱۹۵۷ء | نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

ربوہ ۱۷ جون ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو ابھی تک روزانہ حرارت ہو جاتی ہے جو گرمی کی شدت کے وقت بڑھ جاتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی کی طبیعت لُو لگنے کی وجہ سے ناساز ہے۔ آپ کو شدید سر درد کی بھی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

اردن نے قاہرہ میں اپنا سفارتخانہ بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا

یہ فیصلہ قاہرہ سے اردنی سفیر کے اخراج کے بعد جوابی کارروائی کے طور پر کیا گیا ہے

عمان ۱۷ جون ۔ اردن نے قاہرہ میں اپنا سفارت خانہ بند کر کے عملے کو واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ قاہرہ سے اردن کے سفیر کے اخراج کے بعد جوابی کارروائی کے طور پر کیا گیا ہے۔ اس فیصلے کا اعلان کل عمان میں شاہ حسین کی زیر صدارت کابینہ کے چار گھنٹے کے اجلاس کے بعد وزیر خارجہ جناب سمیع الرفاعی نے کیا۔ انھوں نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم نے مصر سے اپنے سفارتی تعلقات ختم کر دیئے ہیں۔ چونکہ مصر نے قاہرہ سے ہمارے سفیر کو نکال دیا ہے۔ اور عرب متحدہ فوجی کمان سے اپنا نمائندہ واپس بلا لیا ہے۔ اس لئے ہمیں جوابی کارروائی کے طور پر یہ اقدام کرنا پڑا ہے۔

اردن کی حکومت نے ان خفیہ دستاویزوں کی نقلیں اخباروں کو مہیا کر دی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اردن کی فوج کے دو سابق چیف آف سٹاف جنرل ابو نوار اور جنرل حیاری نے حکومت اردن کا تختہ الٹنے کے لئے مصر کے ساتھ سازباز کی تھی۔ یہ ان خطوط کی نقول ہیں۔ جو انہوں نے مصر کے فوجی افسروں کے نام لکھے تھے۔ یہ دونوں جرنیل آجکل قاہرہ میں ہیں۔ اور مصر نے انہیں سیاسی پناہ دی ہوئی ہے ؛

مصر آئندہ سال اسوان بند کی تعمیر شروع کر دیگا

نہر سویز کی تمام آمدنی بند کی تعمیر پر خرچ کی جائے گی

قاہرہ ۱۷ جون ۔ صدر ناصر کے خاص مشیر ونگ کمانڈر علی صابری نے کہا ہے کہ مصر اگلے سال اسوان بند کی تعمیر شروع کر دے گا۔ انھوں نے کل ایک بیان میں بتایا کہ نہر سویز سے جو آمدنی ہوگی وہ ساری بند کی تعمیر پر خرچ کی جائے گی۔ نہر سے آمدنی کا اندازہ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ سالانہ لگایا گیا ہے۔ اس طرح امید ہے کہ بند پانچ سال میں مکمل ہو جائیگا۔ پچھلے سال اس بند کی تعمیر کے لئے امریکہ اور برطانیہ نے امداد دینے کی پیشکش واپس لے لی تھی۔ اور اس کے بعد مصر نے نہر سویز کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کر دیا تھا ؛

جاپان اور امریکہ کے درمیان

ایک نیا معاہدہ

واشنگٹن ۱۷ جون ۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس کے تحت امریکہ جاپان میں اپنے پانچ ہوائی اڈے ۱۹۶۰ء تک جاپان کے حوالے کر دیگا معاہدے میں ایک دفعہ یہ بھی رکھی گئی ہے۔ کہ ضرورت پڑنے پر امریکی فوج ان اڈوں کو دوبارہ استعمال کر سکتی ہے۔ معاہدے کے بعد امریکہ نے وسطی جاپان کے دو ہوائی اڈے آئندہ ماہ جاپان کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے ؛

الجزائر میں دو سو حریت پسند ہلاک

الجزائر ۱۷ جون ۔ فرانسیسی حکام نے دعویٰ کیا کہ کل تونس کی سرحد کے قریب ۲۰۰ حریت پسند ہلاک اور لاتعداد گرفتار کر لئے گئے۔

سلیمان نبلوسی کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی

عمان ۱۷ جون ۔ اردن کے سابق وزیر اعظم جناب سلیمان نبلوسی کے خلاف مقدمہ کی سماعت شروع ہو گئی ہے وہ گزشتہ اپریل میں سیاسی بحران کے بعد سے اپنے مکان میں نظر بند ہیں ؛

نہر سویز میں فرانس کا پہلا جہاز

قاہرہ ۱۷ جون ۔ کل نہر سویز سے فرانس کا پہلا جہاز گزرا۔ یہ بعض اور جہازوں کے ہمراہ شمال کی جانب سے نہر میں داخل ہوا۔ دو روز قبل ہی فرانس کی حکومت نے نہر کا بائیکاٹ ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا ؛

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

کا عزم جرمنی

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے متعلق کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہوائی جہاز میں نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے آپ ۱۵ جون کو جرمنی روانہ نہیں ہو سکے۔ آپ آج شب ۱/۲ ۳ بجے ہوائی جہاز سے روانہ ہوئے ہیں۔ احباب آپ کے بخیر و عافیت پہونچنے اور حصول مقصد میں کامیابی کے لئے خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں ؛

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب

کی صحت کے متعلق اطلاع

گولڈ کوسٹ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل احمدیہ کالج کماسی کا بخار خدا کے فضل سے ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

ربوہ میں قاتلانہ حملہ کی تردید

ہم جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ غلہ منڈی ربوہ کے مستقل دکاندار ہیں۔ ہمارے لئے یہ امر نہایت حیرت کا موجب ہوا کہ مورخہ 14/6/57 کو پولیس غلہ منڈی میں کسی مبینہ حملے کی خبر پر موقعہ دیکھنے کے لئے آئی ہم 13/6/57 کو صبح سے شام تک اپنی اپنی دوکانوں پر موجود رہے۔ اور کسی قسم کا کوئی جھگڑا لڑائی یا حملے کی واردات غلہ منڈی ربوہ میں وقوع پذیر نہیں ہوئی

(۱) دستخط احمد خان راہبہ بقلم خود ولد امین بخش۔

(۲) دستخط راجہ محمد افضل بقلم خود غلہ منڈی ولد راجہ صوبہ خان

(۳) دستخط محمد بوٹا ولد چوہدری بدر دین صاحب بقلم خود 16/6/57

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر - اے رایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ جون ۱۹۵۶ء

فرقہ وارانہ تنازعات

ہمارے اکثر اہلِ علم حضرات اپنی اس خواہش کا اظہار کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے۔ ہمیں اس کی سالمیت اور ترقی کے پیشِ نظر عقائدی اختلافات کی بناء پر ایسی ہنگامہ آرائی سے بچنا چاہیئے جس کا نتیجہ باہم سر پھٹول اور صرف ملک و قوم ہی نہیں۔ بلکہ اقوام عالم کے سامنے اسلام کی بدنامی کی صورت میں نکلتا ہے۔

ہم نے اس خواہش کی ہمیشہ تائید کی ہے۔ اور ہمیشہ کوشش کی ہے کہ ایسی باتوں کی طرف توجہ دلائیں جو اس خواہش کو جامہ عمل پہنانے میں ممد و معاون ہو سکتی ہیں چنانچہ پچھلے چار ماہ سے پہلے کئی ایک اداریئے اسی نقطۂ نظر سے سپردِ قلم کئے ہیں۔ اور بعض قابلِ عمل تجاویز بھی پیش کی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاں صرف اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جس نے اپنے اور غیروں کے ساتھ رواداری سے پیش آنے کے نہ صرف اصول دیئے ہیں۔ بلکہ ٹھوس اور قابلِ عمل لائحۂ عمل بھی پیش کیا ہے۔۔ وہاں آج اسی دین کے پیرو سب مذاہب والوں سے زیادہ سیاسی جھگڑوں میں گرفتار ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کریں۔ تو ہمیں ایسی روشنی مل سکتی ہے۔ جو ان معاملات میں ہماری پوری پوری راہ نمائی کرتی ہے اور اگر غور کیا جائے تو باہمی تنازعات میں جو قابلِ اعتراض تخیال پیدا ہوتی ہیں وہ دراصل اسی روشنی سے آنکھ بند کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جو تعصب کے مظاہرے یہاں نظر آتے ہیں وہ مکمل جہالت کی وجہ سے اور دین کی حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

پچھلے دنوں دینی اخبارات میں ایسے تلخ واقعات کا تذکرہ رہا ہے۔ اور جہاں تک ہمارا خیال ہے۔ ہمارے اہلِ علم حضرات ان واقعات کی رو سے کافی حد تک متاثر ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارا معاشرہ ابھی تک اسی ڈگر پر چل رہا ہے۔ اس میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ذیل کی خبر ہم معاصر نوائے پاکستان کی اشاعت ۶ جون ۱۹۵۶ء سے بجنسہٖ نقل کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ کوئی انوکھا واقعہ نہیں ہے بلکہ ایسے واقعات کے تسلسل کی محض ایک کڑی ہے۔ فھو ھذا

"موگھیانہ (ڈاکس سے) قصبہ بلو علاقہ قادر پور سے فرقہ وارانہ کشیدگی اور جھگڑے کی افسوسناک اطلاع ملی ہے بتایا جاتا ہے کہ قصبہ بلو میں گزشتہ دنوں کچھ افراد نے شیعہ مذہب اختیار کر لیا۔ جس سے قصبہ میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ شیعہ افراد نے قصبہ میں موجود ایک پرانی مسجد پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جو اہلسنت کی تولیت میں تھی بتایا گیا ہے کہ مسجد چھ سات پشتوں سے اہل سنت فرقہ کے لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ مسجد کے حصول کے لئے کشمکش نے شدت اختیار کر لی۔ تو علاقہ کے سنی لوگوں کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر جھنگ کو ملا۔ اور اسے حقیقت سے آگاہ کیا۔ جس پر تحقیقات پولیس کے سپرد کی گئی پولیس کے ایک انسپکٹر نے قصبہ میں جا کر دونوں فرقہ کے لوگوں کو بلا کر باہمی فیصلہ کرا دیا۔ اور طے پایا کہ مسجد سنیوں کے قبضہ میں رہے۔ اور سنی ۵۰۰ روپے شیعہ افراد کو چندہ کر کے نئی مسجد بنانے کے لئے مہیا کریں۔ چنانچہ اس فیصلہ کے بعد بظاہر کشیدگی ختم ہو گئی۔ لیکن اندر ہی اندر سلگتی رہی تھوڑے دنوں کے بعد سنی مسجد کے مؤذن غلام رسول کی ایک گائے اور کچھ بچھڑے چوری کر لئے گئے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے چند افراد کو گرفتار کر لیا جو شیعہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابھی یہ مقدمہ زیرِ سماعت تھا کہ ۳۰ مئی کو ایک اور افسوسناک واقعہ ہو گیا۔ شیعہ فرقہ کے لوگ رات کے وقت جبکہ مسجد میں کوئی آدمی نہیں تھا گھس گئے مسجد کی سامنے دیوار پر ایک شعر لکھا ہوا تھا۔

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

اس شعر پر گوبر مل دی۔ اور ہر سہ صحابہ کبار کے نام مٹا دیئے اس پر قصبہ میں پھر کشیدگی عود کر آئی۔ کل قصبہ کے سنیوں کا ایک وفد ڈپٹی کمشنر کو ملا۔ اور زیر دفعہ ۲۱۷ درخواست پیش کی۔ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے موقعہ واردات پر جا کر تحقیقات کرنے کا حکم دے دیا ہے۔"

(نوائے پاکستان ۶ جون ۱۹۵۶ء)

اس خبر کے صحیح حالات کا ہمیں قطعاً علم نہیں ہے۔ لیکن جس طرح نوائے پاکستان نے اس کو شائع کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے شیعہ حضرات نے واقعی زیادتی کی ہے۔ لیکن اصل سوال کسی ایک واقعہ اور اس کے نتائج کا نہیں ہے سوال جو حل طلب ہے وہ ایک عام سوال ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا معاشرہ میں کبھی ایسی صورت رونما ہو سکتی ہے کہ ایسے واقعات اول تو ناپید ہو جائیں۔ ورنہ خال خال اور ایسی تلخیوں سے معرّا ہوں۔ جن کا نتیجہ امن عامہ کی تباہی اور بالآخر ملک و قوم اور اسلام کی بدنامی میں نکلتا ہے۔

ایسے واقعات ملک و قوم اور اسلام کے لئے سخت خطرناک ہیں اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن کیا یہ افسوس ناک نہیں۔ کہ جہاں بعض اہلِ علم حضرات نے اپنے خلاف زیادتی کو خطرناک ٹھہرایا ہے۔ اور اس کی بناء پر انہیں ملک و قوم کی بدنامی کا باعث قرار دیا ہے۔ وہاں ابھی تک ان میں اس کے خلاف صحیح معنوں میں احساس اور بیداری پیدا نہیں ہوئی۔ اور ایسے جھٹکے اپنی ذات تک تو ان کو ضرور ہلا دیتے ہیں۔ لیکن ابھی یہ احساس کوئی اصولی صورت اختیار نہیں کر سکا۔ دوسرے لفظوں میں اس خطرہ کو ہمارے اہلِ علم حضرات نے پوری طرح محسوس ہی نہیں کیا اس لئے وہ اس کے ہر پہلو پر ابھی غور نہیں کر پائے۔ اور جیسا کہ ہم پہلے بھی کئی بار کہہ چکے ہیں۔ جب تک اس سوال کو اصولی طور پر حل کرنے کی کوشش نہ کی جائے گی۔ اور کوئی ہمہ گیر فارمولا دریافت نہ کیا جائے گا۔ جس کو بطور ایک مقصد کے اختیار کیا جا سکے محض وقتی بیداری سود مند نہیں ہو سکتی۔

ہم نے ایک سہل ترین تجویز یہ پیش کی تھی۔ کہ جو اہلِ علم حضرات ایسے واقعات کو واقعی ملک و قوم اور اسلام کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ سب کام چھوڑ چھاڑ کر اس فتنہ کے خلاف مہم چلائیں۔ اور اس کا آغاز اپنی اپنی جگہ مسجدوں سے کریں۔ اور خطباتِ جمعہ میں اس پہلو کو عوام کے سامنے پیش کریں۔ اور انہیں اس کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم سے آشنا کریں۔

اس غلط ذہنیت کی وجہ سے ہمیں کئی جہت سے سخت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم اسلام کو آگے بڑھانے کی بجائے اس کی ترقیٔ معکوس کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ خواہ کوئی کچھ بھی خیال کرے۔ ہم سچی بات ضرور کہہ دینا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ ملک میں ایسی خطرناک ذہنیت کی پرورش میں احراری اور ہیچ قسم اہلِ علم حضرات حصہ لے رہے ہیں۔ اور یہ لوگ جگہ بہ جگہ کانفرنسوں میں اور اخبارات میں دیدہ و دانستہ فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے والی باتوں کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کرتے پھرتے ہیں۔

ہمارا اندازہ ہے کہ بریلوی دیوبندی۔ شیعہ۔ سنی۔ وغیرہ جتنے تلخ واقعات حال میں ہوئے ہیں۔ ان کی براہ راست ذمہ داری سو فیصدی احراری مقررین پر عائد ہوتی ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

273

انگلستان میں تبلیغ اسلام

تقاریر اور ان کے خوشکن نتائج ۔ آنحضرت صلعم کی شان میں نازیبا الفاظ کے خلاف احتجاج

عیسائیوں، پادریوں سے دلچسپ مباحث ــــ مفت لٹریچر کی تقسیم

سہ ماہی رپورٹ بابت ماہ جنوری، فروری، مارچ ۱۹۵۷ء

مرتبہ:۔ مکرم مبارک احمد صاحب ساقی تبشیر ربوہ

عرصہ زیر رپورٹ میں مکرم مولود احمد خانصاحب امام مسجد لندن نے بارہ مختلف روٹری کلبوں میں تقاریر کیں۔ تقاریر کا موضوع بالعموم "اسلام" تھا۔ ان میں اسلام کی بنیادی تعلیمات بیان کرنے کے بعد مختلف مذاہب کی تعلیمات کا موازنہ کیا جاتا۔ روٹری کلبوں کی تقاریر بالعموم بیس منٹ کی ہوتی ہیں۔ اس کے بعد دس منٹ سوال و جواب میں صرف ہوتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں چونکہ نہر سویز کے جھگڑے کی وجہ سے مشرقی وسطیٰ میں گڑبڑ تھی۔ اور وہاں کے اکثر ممالک چونکہ مسلمان ہیں اس لئے اسلام کے متعلق تقاریر یہاں کی پبلک کے لئے کافی دلچسپی کا باعث رہی تھیں۔ تقاریر کی مقبولیت کا اندازہ ان خطوط کے علاوہ جو کلب کے ممبران نے انفرادی طور پر لکھے۔ ان اخبارات کے اقتباسات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔ اخبار

Hackney Gazette
London Advertiser:

اپنی ۱۸ فروری کی اشاعت لکھتا ہے

"یہ افسوسناک امر ہے کہ یہاں مذہبی امور میں دلچسپی ظاہر نہیں کی جاتی لیکن ہیکنی روٹری کلب (Hackney) کا اس دفعہ کے ہفتہ وار اجلاس میں جو منگل کو منعقد ہوا۔ یہ معاملہ برعکس ثابت ہوا شاید یہ لندن مسجد کے امام مسٹر مولود احمد خاں (جو وانڈزورتھ روٹری کلب کے ممبر ہیں) کی اسلام کے متعلق فاضلانہ تقریر کا نتیجہ تھا۔ سوالات کے وقفہ کے دوران ممبران نے کئی سوالات کئے۔ لیکن ایک سوال حاضرین کی زیادہ توجہ کا موجب بنا وہ میتھوڈسٹ سنٹرل ہال کے پادری جان Steven Fisher کا سوال تھا کہ عورتوں کے بارہ میں اسلام کی کیا تعلیم ہے۔ معزز مقرر کے جواب سے معلوم ہوتا تھا کہ اسلام نے عورتوں کو بھی ان کے حقوق دئے ہیں۔ اور ان میں ملکیت وراثت اور طلاق وغیرہ کے معاملات بھی شامل ہیں۔ لیکن ساتھ ہی بتایا کہ عورتوں کی نگہداشت کا فرض مرد کے ذمہ لگایا گیا ہے طلاق کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام طلاق کو جائز قرار دیتا ہے اور اس معاملہ میں مرد اور عورت دونوں کے حقوق مقرر ہیں۔

The Greater London Radius Magazine نے لکھا:۔

"روٹری کلب کی اس دفعہ کی میٹنگ میں مولود احمد خاں امام مسجد لندن نے ایک غیر معمولی تقریر بعنوان "اسلامی دنیا" کی۔ اسلام کے متعلق ان کے نظریات اس قدر اشتیاق بڑھانے والے تھے کہ سوالات کے وقت صدر کو سلسلہ بند کرنے میں خاصی دقت کا سامنا کرنا پڑا۔ فاضل مقرر نے تعدد ازدواج کو از روئے اسلام جائز قرار دیا"

یہاں پر یہ بیان کر دینا بھی مناسب ہوگا۔ کہ گذشتہ سال امام صاحب نے مختلف کلبوں میں ۲۹ لیکچر دئے

ورکرز یونین میں تبلیغ اسلام

روٹری کلب کے علاوہ ورکرز یونین آف (SLOUGH) سلاح کے ممبران نے بھی مولود صاحب کو تقریر کی دعوت دی چنانچہ آپ نے وہاں بھی اسلام کی عالمگیر تعلیم کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے سامعین کو قبول اسلام کی دعوت دی تقریر بہت خاموشی سے سنی گئی۔ اور اختتام پر بہت سے دوستوں نے مختلف سوالات دریافت کئے۔ اس موقع پر سلاح کے میئر نے صدارت کی۔ حاضرین میں سے اکثر نے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مسجد میں آنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ لٹریچر کا مطالبہ کیا

پندرہ روزہ لیکچر

عرصہ زیر رپورٹ میں باقاعدگی کے ساتھ پندرہ روزہ لیکچر ہوتے رہے جن میں احباب جماعت لنڈن کے علاوہ بعض عیسائی دوستوں اور نائیجیریا، گیمبیا، ٹرینیڈاڈ اور انڈیا کے طلباء نے بھی شمولیت اختیار کی۔ سب سے پہلا لیکچر ماہ جنوری میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دیا جس میں آپ نے تثلیث کا عقلی دلائل سے رد کیا۔ لیکچر کے اختتام پر ایک عیسائی طالب علم نے کہا کہ مقرر نے جو دلائل بیان کئے ہیں ہمارے پاس فی الحقیقت ان کا کوئی جواب نہیں۔ ہمیں جو کچھ بتایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ تثلیث ایک نقطہ لاینحل ہے اور اس کے سمجھنے کے لئے ایمان کی ضرورت ہے نہ کہ دلائل اور عقل کی۔

پندرہ روزہ لیکچروں کے ضمن میں سب سے زیادہ قابل ذکر ایک مباحثہ ہے۔ جو "اسلام اور غلامی" کے موضوع پر ہوا۔ اس دفعہ کسی ایک دوست کے تقریر کرنے کی بجائے تمام حاضرین کو اپنے اپنے خیالات کے اظہار کی دعوت دی گئی۔ اس طرح ہر مخالف اور موافق تمام پہلوؤں پر سیر کن بحث ہوئی۔ اس سے آئندہ میٹنگ میں میر عبدالسلام صاحب نے اسی موضوع پر ڈیڑھ گھنٹہ کے قریب ایک جامع لیکچر دیا۔ اور غلامی کے مسئلہ کے اکثر پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لیکچر کے اختتام پر لٹریچر بھی فروخت کیا گیا۔

ٹیلی ویژن پر دکھائے گئے پروگرام کے خلاف احتجاج

۳۰ مارچ کے بچوں کے پروگرام میں ایک کھیل کے ضمن میں ایک شخص Sir Lancelot نامی نے آنحضرت صلعم کے متعلق بعض نازیبا اور توہین آمیز الفاظ استعمال کئے۔

ان الفاظ کے استعمال پر امام مسجد لنڈن اور جماعت کے ایک دوست ڈاکٹر محمد نسیم صاحب نے اس پروگرام کے ڈائریکٹر کو لکھا کہ آنحضرت صلعم ایک مذہبی راہنما ہیں اور ان کی شان کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنا کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا باعث ہے۔

اس پروٹسٹ کے جواب میں ڈائریکٹر نے ان الفاظ کے استعمال پر معذرت کی اور وعدہ کیا کہ آئندہ ایسے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں گے

عیسائی پادریوں سے مباحثہ

ہمارے ایک دوست کیپٹن سید احمد صاحب نے اپنی رہائش گاہ پر بعض پادریوں کو تبادلہ خیالات کے لئے بلایا۔ اس موقعہ پر کیپٹن صاحب نے بعض عیسائی دوستوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ جماعت کی طرف سے مکرم مولود احمد خانصاحب اور عبدالعزیز صاحب نے بحث میں نمایاں حصہ لیا۔ مختلف موضوع زیر بحث تھے۔ جن میں مسیح کی وفات بر صلیب کا موضوع خاص طور پر دلچسپی کا باعث ہوا۔

لٹریچر کی تقسیم

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سے دوستوں کو مفت لٹریچر بھجوایا گیا۔ ایک انگریز عورت نے لٹریچر پڑھ کر ہمیں جو خط لکھا۔ اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔ وہ لکھتی ہیں۔

"میں آپ کی انتہائی شکرگذار ہوں۔ کہ آپ نے مذہب اسلام کے متعلق کثیر التعداد لٹریچر بھجوایا۔ اس لٹریچر کو پڑھ کر میں اسے (اسلام) قبول کرنے میں بہت ہی دلچسپی رکھتی ہوں۔ میں نے صداقت کی تلاش میں بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے۔ لیکن ہمیشہ ہی وہ میری توقعات کو پورا کرنے سے قاصر رہے۔ تاہم اب اسلام کے بنیادی ارکان کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی ہوں کہ ان میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جو میرے زندگی کے نظریات کے خلاف ہو۔ اولین نظر میں معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ہی میرے تمام سوالات کا مکمل جواب ہے۔ اسلئے مجھے بہت ہی خوشی ہوگی۔ اگر آپ کی دعوت کے مطابق مسجد آؤں اور مزید معلومات حاصل کروں"

اس کے علاوہ لنڈن سے باہر ایک دوست کو ریویو آف ریلیجنز اور بعض دیگر چھوٹی چھوٹی

کتب برائے مطالعہ بھیجی گئیں۔

انفرادی تبلیغ

پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد (جو ان دنوں کیمسٹری کا ٹک Ph.D کرنے لندن آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے) نے گزشتہ دنوں اپنے کالج کے بارہ کے قریب طلباء کو ایک عشائیہ پر بلایا۔ کھانے کے دوران میں مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ ان میں ایک یہودی طالب علم بھی تھے۔ جب بائبل کے الہامی ہونے کی بحث چھڑ گئی۔ تو ایک طالب علم نے کہا کہ بائبل میں جس قدر تبدیلیاں ہیں۔ وہ ہمیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ کہ بائبل الہامی کتاب نہیں۔ یہ بحث تقریباً تین گھنٹہ تک جاری رہی۔

اسی طرح ہمارے دوست عبدالعزیز صاحب نے اپنے گھر میں بعض عیسائی پادریوں کو بلایا اور ان سے تبادلہ خیالات کیا۔

تقریب شادی

۳ر فروری کو سائرس کے ایک مسلمان دوست کی شادی کی تقریب مسجد لندن میں عمل پائی۔ اس تقریب میں پچاس کے قریب افراد نے حصہ لیا۔

۵۰ افراد کی آمد

عرصہ زیر رپورٹ میں London [illegible] کے پچاس ممبران مسجد میں آئے۔ تمام ممبران کو مسجد دکھائی گئی اور مسلمانوں کا طریق عبادت بتایا گیا۔ اس کے بعد لیکچر ہال میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے انہیں پون گھنٹہ تک خطاب کیا جس میں اسلام کا دیگر مذاہب سے موازنہ کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اسلام خدا کی وحدانیت کا قائل ہے۔ اور آنحضرت صلعم سے پہلے تمام انبیاء کو سچے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تسلیم کرتا ہے۔

لیکچر کے اختتام پر ممبران نے بہت سے سوالات دریافت کئے۔

ولادت

مورخہ ۲۱ر مئی ۱۹۵۷ء کی رات کو برادرم مکرم چوہدری نور احمد صاحب کلرک دفتر سیکرٹری تعمیر کو اللہ تعالیٰ نے دو لڑکیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے از راہ شفقت نومولود کا نام عبدالرحیم تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ اور دین سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(عبدالرحمٰن کلرک دفتر تعمیر ربوہ)

چندوں کی وصولی بڑھانے کے طریق

شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے

(از مکرم مولوی عبدالحق صاحب [illegible] ناظر بیت المال ربوہ)

وقت کے تقاضے کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے چندوں کی وصولی کے لئے سر دست جماعت کے سامنے جو کم از کم معیار پیش فرمایا ہے۔ اس معیار تک غیر معمولی تاخیر کے بغیر پہنچنے کے لئے یہ لازمی اور لابدی ہے کہ شروع سال سے ہی چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر زور دیا جائے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخری مہینوں میں غیر معمولی جدوجہد کر کے اکثر جماعتیں اپنے اپنے بجٹ سال ختم ہونے سے پہلے پورے کر لیتی ہیں۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ بعض جماعتیں جو شروع سال میں غفلت اور سستی سے کام لیتی ہیں۔ ان میں سے کئی جماعتیں سال کے آخر تک بھی اپنا بجٹ پورا نہیں کر سکتیں۔ اور آخری وقت میں انتہائی محنت اور کوشش کے باوجود بھی پیچھے رہ جاتی ہیں۔ اور یہ کمی ان کے لئے آئندہ آگے قدم بڑھانے میں بھی روک بن جاتی ہے۔ پس مستقبل قریب میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ:

اول۔ شروع سال سے ہی چندہ کی وصولی پر زور دیا جائے۔ شہری جماعتیں ہر دوست سے ہر مہینہ پوری شرح سے چندہ کی وصولی کا انتظام کریں۔ اور زمیندارہ جماعتیں ہر فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے ہی وصول کر لیں۔

دوم۔ بقایوں کی وصولی کے لئے بھی پوری کوشش کی جائے۔ جو عہدیدار بقایوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور ہر ماہ صرف اسی مہینہ یا ہر فصل پر صرف اسی فصل کے چندہ کی وصولی کی کوشش کرتے ہیں وہ اپنے احباب کو ایک غلط روش کی عادت ڈال کر اپنے آپ کو بھی ثواب سے محروم رکھتے ہیں اور اپنی جماعت کو بھی آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف کھینچتے ہیں۔ کسی حقیقی معذوری اور نظارت بیت المال کی معین منظوری کے بغیر سابقہ بقایا جات .... کی وصولی نظر انداز نہیں کرنی چاہئیے۔ اور اس غرض کے لئے ضروری ہے کہ ہر جماعت رجسٹر کھاتہ مکمل رکھے پس اگر آئندہ کوئی سیکرٹری مال اپنی جماعت کے کھاتے مکمل نہیں رکھے گا تو اس کے متعلق یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی جماعت کو قعر مذلت میں دھکیلنے پر مصر ہے۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جو اپنی جماعت کی ہر قسم کی بہبودی کے ذمہ دار ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ اس امر کی نگرانی رکھیں۔ اور اگر کوئی سیکرٹری مال یا محاسب رجسٹر کھاتہ مکمل نہ رکھنے پر مصر ہو تو اسے ہٹا کر کسی دوسرے مخلص اور مستعد دوست کو اس خدمت پر مقرر کرنے کے لئے مناسب اقدام کریں۔ ورنہ محض ایک شخص کی غفلت یا خود سری اس پوری جماعت کے تنزل کا ذریعہ بن جائے گی۔ (الا ماشاء اللہ)

سوم۔ چندوں میں اور چندوں کی ادائیگی کے ذریعہ احباب کی آمدنیوں میں غیر معمولی ترقی کا سبب سے بڑا گُر یہ ہے کہ چندہ کے مطالبہ کو بجٹ تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ ہر لحظہ اور ہر آن جماعت احمدیہ پر اپنے فضلوں کی جو بارش نازل فرما رہا ہے اور یہ فضل موجودہ احباب کی آمدنیاں بڑھانے کے رنگ میں بھی ہو رہا ہے اور نئے احباب کو جماعت میں داخل کرنے کے لحاظ سے بھی جاری ہے۔ اسی کے مطابق چندہ وصول کرنا چاہئیے۔ چندہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتے وقت اس آمد کو مد نظر نہ رکھا جائے جو بجٹ میں درج کی گئی تھی بلکہ چندہ کا مطالبہ اس آمد پر قائم کیا جائے جو چندہ کی ادائیگی کے وقت کسی دوست کو حاصل ہو۔ یہ محض خیال ہی نہیں ہے اگر اس فہرست کا بغور مطالعہ کیا جائے جو ذرا سبقت لے جانے والی جماعتوں کے عنوان کے تحت شائع ہو چکی ہے تو معلوم ہوگا کہ بیسیوں جماعتوں نے بجٹوں سے زیادہ وصول کر کے اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ جو سبقت ہر جماعت کو حاصل ہو سکتی ہو اس مقام کا حاصل کرنا دوسری جماعتوں کے لئے ممکن نہ ہو صرف عزم [illegible]

اور اخلاص سے محنت کرنے کی ضرورت ہے اور بس۔ جماعت میں ایمان موجود ہے اور افراد جماعت بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ موجودہ شرح پر چندہ کی ادائیگی تو ایک حقیر سی قربانی ہے۔ اس لحاظ سے عہدہ داروں پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اگر عہدہ دار سمجھ بوجھ سے کام لے کر اپنے فرائض ادا کریں تو وہ اپنے لئے بھی سعادت دارین حاصل کر سکتے ہیں اور اپنی جماعتوں کو بھی آسمان احمدیت کے قمر اور ستارے بنا کر چمکا سکتے ہیں۔ لیکن اگر عہدہ دار سستی اور غفلت سے کام لیں تو نہ صرف وہ خود بھی محرومی اور شقاوت کا شکار بنتے ہیں بلکہ اپنی جماعتوں کو بھی قعر مذلت میں گرا دیتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ

پس عہدہ داروں کو چاہئیے کہ اپنی ذمہ داریوں کو پہچانیں اور افراد جماعت کے عہدوں کو سمجھانے کا ذریعہ بنیں ان کے ان وعدوں کی خلاف ورزی کا ذریعہ نہ بنیں۔ جو خدا کے مامور کے ہاتھ پر باندھے گئے ہیں۔

حیدرآباد میں ہندوؤں کے ایک اجتماع میں

صداقت اسلام پر تقریر

مورخہ ۳ کو حیدرآباد کے سب سے بڑے مندر میں ہندوؤں کا جلسہ ہوا۔ جس میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب موگا کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس جلسہ میں جو تقریر کی وہ بہت پسند کی گئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم، ویدوں اور شاستروں کے حوالہ جات سے یہ ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ دنیا میں ہمدردی شفقت اور اتحاد و اخوت پیدا کرنے کے لئے انبیاء کو مبعوث کرتا ہے۔ چنانچہ اس مشن کو سب سے زیادہ اور شاندار کامیابی آنحضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک سے ہوئی۔ جبکہ آپ نے دنیا کے ہر طبقہ کو اسلام کی آغوش میں آنے کی دعوت دی۔ (بشکریہ احمد محمود نامہ نگار الفضل برائے حیدرآباد)

درخواست دعا

مکرم غلام سرور صاحب نے ایف۔ اے کا اور غلام احمد صاحب نے ایف۔ ایس سی کا امتحان دیا ہے اور مکرم محمود احمد صاحب جاوید نے بھی ایف۔ ایس۔ سی کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ محمود احمد گنج مغلپورہ۔ لاہور

ہماری سماجی خرابیاں اور حکومت

از ضیاء الاسلام صاحب

معاشرتی سبب

قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی اکثریت شہروں میں آباد ہوگئی۔ کیونکہ دیہات کی نسبت شہر میں ذرائع معاش بہت تھے۔ لیکن شہروں میں بڑھتی ہوئی آبادی کے مقابلے میں رہائشی مکانات بہت ہی کم تھے۔ ایک ایک مکان میں کئی کئی مختلف خاندانوں کو آباد کرنا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اکثر حالات میں ان مختلف خاندانوں کے افراد کی آپس میں سرپھٹول ہوتی رہتی ہے اور کشت و خون تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ بعض حالات میں مختلف خاندانوں کے مردوں اور عورتوں میں قرب اور اتحاد کے مواقع بہم پہنچنے کی وجہ سے اغوا اور زناکاری کے واقعات بھی رونما ہوتے رہتے ہیں علاوہ ازیں چھوٹے چھوٹے مکانات میں گنجائش سے زیادہ افراد کی رہائش کی بناء پر ان لوگوں کی صحت پر بھی تباہ کن اثر پڑ رہا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ نت نئے امراض کا شکار ہو رہے ہیں اور ان کی کارکردگی کا معیار گرتا جا رہا ہے جو بالواسطہ طور پر ایک عظیم قومی نقصان کے مترادف ہے۔

ملک کے دیہی علاقوں میں بڑے بڑے زمینداروں اور مزارعین کے تعلقات میں موافقت ضعیف ہوتی جا رہی ہے۔ جس کی بناء پر ہر روز ان کے درمیان کشت و خون ہوتا رہتا ہے جس کی صدائے بازگشت انتقامی کارروائیوں کی لامتناہی زنجیر کا روپ اختیار کر لیتی ہے۔ اور نتیجہ لاتعداد انسانی جانوں کے اتلاف اور زرعی پیداوار میں نمایاں کمی کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عام کاشتکاروں کا معیار زندگی بھی کسی نمایاں ترقی کا آئینہ دار نہیں۔ جس کی وجہ سے وہ زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔

فحش لٹریچر کی اشاعت اور مخرب اخلاق فلموں کی نمائش بھی لوگوں کو بے راہ رو بنا رہی ہے۔ علاوہ ازیں ایک محدود مگر با اثر طبقہ کے لوگوں کی ایک مخصوص روش جسے وہ بزعم خود ترقی پسندی اور روشن خیالی کا نام دیتے ہیں ہماری مذہبی اخلاقی اور ثقافتی روایات کے سراسر منافی ہے ان کی اس روش کا عوام کے اذہان پر نقصان دہ اثر پڑتا ہے۔

تدارک

اب قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان برائیوں کا تدارک کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس ضمن میں حکومت پر کیا کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اور عوام کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ متذکرہ بالا خرابیاں ہمارے معاشرہ کو کسی وقت بھی تباہ و برباد کر سکتی ہیں۔ اور ہم آزادی کی گراں قدر دولت سے جسے ہم نے فقید المثال قربانیاں دے کر حاصل کیا ہے محروم ہو سکتے ہیں اسلئے ہر محب وطن پاکستانی اس بات کا خواہشمند ہوگا۔ کہ ان برائیوں کا فوری طور پر خاتمہ کرنے کے لئے مؤثر انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں۔

حکومت کے اقدامات

اس ضمن میں جہاں تک حکومت کا تعلق ہے۔ وہ اپنے محدود وسائل کے مطابق اصلاح احوال کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔

اقتصادی اسباب کا ازالہ

جہاں تک اقتصادی اسباب سے پیدا ہونے والی خرابیوں کا تعلق ہے۔ حکومت ان کے ازالہ کے لئے مختلف اقدامات کر رہی ہے۔ ایک طرف تو رشوت ستانی چوربازاری اور ذخیرہ اندوزی کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے سخت قوانین کا نفاذ کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف ان جرائم کی بنیادی وجوہ کو ناپید کرنے کے لئے ملک میں اقتصادی ترقی کے مختلف عظیم منصوبوں پر پوری تیزی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ آج حکومت اس بنیادی نظریہ کے ساتھ سرگرم عمل ہے کہ پاکستان کو ایک رفاہی مملکت بنایا جائے۔ چنانچہ زرعی اور صنعتی ترقی کے کئی ایک منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا جا چکا ہے اور بہت سے زیر تکمیل ہیں۔ علاوہ ازیں حکومت پاکستان بہت جلد ترقی کی ایک پنج سالہ سکیم پر عمل درآمد کرنے والی ہے۔ اس سکیم کے پایہ تکمیل کو پہنچ جانے کے بعد ہماری ضروریات زندگی کی پیداوار میں بیش بہا اضافہ ہو جائے گا۔ لوگ خوشحال ہو جائیں گے اور ان کا معیار زندگی کافی حد تک بلند ہو جائے گا۔ یہ یقینی امر ہے کہ جوں جوں لوگ اس قابل ہوتے جائیں گے کہ جائز ذرائع سے باعزت طور پر آسودہ حالی کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں۔ ان کی اکثریت ان ناپسندیدہ حرکات سے اجتناب کرنے لگے گی

مزید برآں حکومت عبوری دور کے لئے عوامی فلاح و بہبود کی مختلف سکیموں کو بھی عملی جامہ پہنا رہی ہے۔ محتاج لوگوں کے لئے سرکاری اقامت گاہیں قائم کی جا رہی ہیں۔ لوگوں میں "اپنی آپ مدد" کرنے کے جذبہ کو ابھارنے کے لئے مختلف سرکاری اور نیم سرکاری ادارے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ملک بھر میں پنچایتی نظام کی تجدید و توسیع کر کے معاشرے کی تطہیر کی مہم کا آغاز کیا جا رہا ہے

سیاسی اسباب کا خاتمہ

جہاں تک سیاسی سبب کا تعلق ہے حکومت ملک کے اندرونی و بیرونی استحکام کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ ایک یونٹ کا قیام اس کی انہی مساعی جمیلہ کا مظہر ہے اور اس کے اس اقدام سے نہ صرف مغربی پاکستان کی اقتصادی حالت مستحکم ہوتی جا رہی ہے بلکہ سیاسی طور پر بھی ملکی استحکام اور قومی اتحاد کو بے حد تقویت حاصل ہوئی ہے جہاں تک وزارتی ردوبدل کا تعلق ہے۔ تو یہ جمہوری نظام حکومت کا خاصہ ہے۔ بین الاقوامی دائرہ عمل میں بھی پاکستان نے اپنی پوزیشن کو قابل رشک حد تک مستحکم بنا لیا ہے۔ آج اسے ایسے متعدد ممالک کی حمایت و امداد حاصل ہے جو ہر حال میں اس کی سالمیت اور آزادی کے تحفظ کے ضامن ہیں۔ پاکستان کی اس ٹھوس پالیسی کی بناء پر لوگوں میں ملکی استحکام سے متعلقہ شکوک کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور ان میں قومی سلامتی اور تحفظ کا احساس پوری طرح اجاگر ہو گیا۔ چنانچہ اب یاس بددلی اور تشکک کے بادل چھٹ گئے ہیں۔ اور ان کی بجائے لوگوں میں غیر متزلزل یقین اور خوداعتمادی کے لافانی جذبات ابھرنے لگے ہیں۔

اخلاقی قدروں کی بحالی

قتل و غارت۔ ڈاکہ زنی۔ اغوا۔ اور زنا وغیرہ کی روک تھام کے لئے بھی حکومت بہت کچھ کر رہی ہے موجودہ صورت حالات سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کے لئے ایک طرف پولیس کی تعداد مناسب حد تک بڑھا دی گئی ہے۔ دوسری طرف مؤثر قوانین کا نفاذ کیا گیا ہے۔ تاہم اخلاقی قدروں کی بحالی کے لئے سب سے مؤثر طریقہ تلقین و تبلیغ کا ہوا کرتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ اسلامی اصولوں کا احیاء اور ترویج ہی اخلاقی برائیوں کا پوری طرح انسداد کر سکتی ہے۔ چنانچہ ہمارے ملکی دستور میں ان اصولوں کی ترویج پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے ایک کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا ہے جو تمام موجودہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال کر لوگوں کو قرآن و سنت کے فرامین کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کے قابل بنائے گا علاوہ ازیں اس ضمن میں تعلیم کی توسیع کی افادیت سے بھی انکار ممکن نہیں چنانچہ اس مقصد کے حصول کیلئے حکومت تعلیم کی ترویج و توسیع کے لئے بھی اپنے محدود وسائل کے مطابق پوری طرح کوشاں ہے۔

ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی سے پیدا ہونے والی رہائشی مکانوں کی قلت کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہر بڑے شہر کے ساتھ ساتھ مضافاتی شہر تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ خصوصاً مہاجرین کی تسلی بخش آبادکاری کے لئے مسلسل تگ و دو جاری ہے۔ مہاجرین کی ہندوستان میں چھوڑی ہوئی غیر منقولہ جائدادوں کے معاوضہ کی ادائیگی کا بندوبست بھی کیا جا رہا ہے۔ امید واثق ہے کہ مہاجرین کی تسلی بخش آبادکاری اور خوشحالی کے بعد اکثر معاشرتی خرابیاں اپنی موت آپ مر جائیں گی۔

عوامی تعاون

بہر حال اس ضمن میں یہ یاد رہے کہ ان خرابیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں اکیلی حکومت کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ ان برائیوں کی نوعیت اس قسم کی ہے۔ کہ ان کے مؤثر تدارک کے لئے حکومت قدم قدم پر عوام کے عملی تعاون اور امداد کی محتاج ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

چندہ جلسہ سالانہ

اسی وقت ادا کرنا لازمی اور ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے سال فرمایا تھا کہ کہ چندہ جلسہ سالانہ شروع سال میں ہی ادا کر دینا چاہئے کیونکہ اسی وقت لازمی اور ضروری ہوتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس اور دوسرا سامان خرید لیا جائے۔ لیکن ابھی چندہ سالانہ کی مد میں بہت کم رقوم آ رہی ہیں۔ لہٰذا میں تمام مخلصین سے التجا کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور اپنا اپنا چندہ جلسہ سالانہ یکمشت ادا کر کے ایک مثال قائم کریں تا باقی احباب کو بھی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اگر کوئی دوست یکمشت ادائیگی نہ کر سکتے ہوں تو زیادہ سے زیادہ تین ماہوار قسطوں میں یہ چندہ پورا کر دیں۔ زمیندار احباب اسی فصل یعنی ربیع پر ہی جلسہ سالانہ کا چندہ پورا ادا کر دیں۔

تمام عہدہ داروں سے بھی درخواست ہے کہ شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس کی وصولی کے لئے ابھی سے جدوجہد کا آغاز کر دیں اب مئی کا مہینہ تو گزر چکا اس لئے ایسے رنگ میں کوشش کی جائے کہ ماہ جون اور جولائی میں بیشتر رقم وصول ہو جائے اور اگست کے آخر تک بہرحال ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جانا چاہیئے۔

اس کے کئی فائدے ہیں۔ اوّل وقت پر روپیہ حاصل ہو جانے سے اجناس سستی مل جاتی ہیں اور وقت پر خریدی جا سکتی ہیں۔ اس طرح خرچ میں بھی کفایت رہتی ہے اور کارکن بھی پریشانی سے بچ جاتے ہیں۔

دوم: جو جماعتیں شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے کوشش نہیں کرتیں اور جلسہ سالانہ سے پہلے یہ چندہ پورا نہیں کر دیتیں انہیں بعد میں اس چندہ کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ

سوم۔ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ اس چندے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی جاتی ہے پس ایسے نیک کام میں سبقت حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

الوداعی پارٹی

سید احمد علی شاہ صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ کے ڈیرہ غازیخاں سے لائلپور تبادلہ ہو جانے پر مورخہ ۱۶/۵ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ڈیرہ غازیخاں میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں مقامی احباب کے علاوہ ضلع کی دوسری جماعتوں کوٹ قیصرانی شادن لنڈ۔ بستی رندان اور بستی سہرانی کے احباب بھی شریک ہوئے

اس موقعہ پر مولوی عبدالرحمن صاحب عنبر امیر جماعت اور ملک حبیب الرحمن صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ نے تقریریں کیں اور مکرم سید احمد علی صاحب کے کام کو سراہتے ہوئے سوا سال کے قیام کے عرصے میں آپ نے جو خدمات سرانجام دیں ان کا تفصیلی ذکر کیا۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے احباب جماعت کے تعاون کا شکریہ ادا کیا اور اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

آخر میں مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم نے تقریر کی۔ اور صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال نے دعا کرائی

منصور احمد ظفر سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

(۶) حضرت مولوی غلام رسول صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ حلقہ مانگا چانگریاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی ہیں) کافی دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ [illegible] دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے بارگاہ الٰہی میں دعا کریں۔ (خواجہ) خورشید احمد سیالکوٹی

اعلان برائے خریداران اصحاب احمدؑ

ایک صحابی کے سوانح زیر طبع ہیں جو عنقریب خریداروں کو ارسال ہوں گے۔ بعد ازاں ایک کتاب مشتمل بر سوانح حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی ارسال ہوگی جو کم و بیش ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل ہوگی۔ اس کی کتابت شروع ہے۔ بعض ناگزیر حالات کے باعث اس وقت تک تعویق ہوئی ہے

خاکسار ملک صلاح الدین۔ ایم۔ اے قادیان

نتیجہ امتحان کتاب احادیث الاخلاق مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا نتیجہ الفضل میں غلط شائع ہوا ہے۔ اب تصحیح کے بعد ان کا نتیجہ بھجوایا جا رہا ہے۔ کل نمبر پچاس تھے۔ ۱۷ نمبر حاصل کرنے والے کو کامیاب قرار دیا گیا ہے۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

نمبر شمار	نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱	محمد احتشام خانصاحب	۴۸/۵۰
۲	چوہدری نثار احمد صاحب	۴۵
۳	چوہدری بشارت احمد صاحب	۴۰
۴	ذوالفقار احمد صاحب	۳۶
۵	قاضی رشید احمد صاحب بھٹی	۳۱½
۶	چوہدری محمد ایوب صاحب	۳۱½
۷	خواجہ عبدالکریم صاحب خالد	۳۰
۸	خلیق عالم صاحب فاروقی	۲۷½
۹	قاضی منور احمد صاحب سلیم	۲۷
۱۰	ملک محمد شریف صاحب	۲۶½
۱۱	محمد امیر خانصاحب	۲۳
۱۲	چوہدری محمد اختر صاحب	۱۸½

زبانی امتحان میں شامل ہونے والے

نمبر شمار	نام خادم	نمبر حاصل کردہ
۱	راجہ نصیر الدین صاحب	۴۵/۵۰
۲	لطف الرحمن صاحب	۳۲
۳	ملک محمد رفیق صاحب	۲۵
۴	ملک انور احمد صاحب	۲۲

داخلہ جامعہ نصرت ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں پردے کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے اپنی بچیوں کو حقیقی اسلامی ماحول میں تعلیم دلوائیے۔ فرسٹ ایئر آرٹس کا داخلہ شروع ہے۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر کالج ہذا سے مل سکتے ہیں

پرنسپل جامعہ نصرت

درخواستہائے دعا

(۱) میری والدہ محترمہ تین چار روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

مرزا سعید احمد کارکن مشینری اسلام پریس ربوہ

(۲) میجر ڈاکٹر سراج الحق خانصاحب کو ہر کے صاحبزادگان میرزا الحق صاحب و مبین الحق صاحب M.B.B.S. فرسٹ پروفیشنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ضیاء الدین

(۳) میرا لڑکا عزیزم مبارک احمد قریشی کچھ دنوں سے بیمار ہے کمزور بہت ہو گیا ہے . . . . اور میری دونوں بچیاں بھی کچھ علیل ہیں۔ درویشان قادیان اور احباب میرے بچوں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اہلیہ قریشی عبداللطیف صاحب خان [illegible]

(۴) خاکسار کے بڑے بھائی ۲۰ روز سے بعارضہ بخار اور کھانسی بیمار رہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب دعا فرمائیں

خلیل الرحمن سنگئیر مخدوم پور پہوڑاں۔ ملتان

(۵) میرا لڑکا عزیز عبدالباسط طاہر عرصہ سے بوجہ ضعف جگر بیمار چلا آ رہا ہے اب ساتھ بخار اور اسہال بھی شروع ہو گئے ہیں۔ احباب لوازم دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سید غلام احمد نثار ریسپ سید نذیر حسن شاہ صاحب مرحوم گھٹیالیاں

ملک کو تخریبی عناصر سے پاک کرنے کے لئے مرکزی حکومت کا فیصلہ

مرکزی حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ پاکستان کے کسی بھی باشندے کو کمیونسٹوں یا ان کے زیر اثر اداروں کی کانفرنسوں یا اجتماعات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس فیصلے کے مطابق کسی پاکستانی کو کسی کمیونسٹ ملک میں "امن کانگرس" قسم کے اجتماعات میں بھی شرکت کی اجازت نہیں ملے گی۔

اس سلسلے میں پہلا اقدام یہ کیا گیا ہے کہ کمیونسٹوں کے زیر اثر عالمی امن کونسل کا جو اجلاس کولمبو میں ہو رہا ہے۔ اس میں شرکت کے لئے مدعو گیارہ میں سے نو پاکستانیوں کو شرکت کی اجازت نہیں دی گئی جو دو مندوب باقی ہیں۔ وہ بھی اتفاق سے حکومت کی دسترس سے پہلے ہی کولمبو پہنچ گئے ہیں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت کے فیصلے کے مطابق ہر اس شخص کے بارے میں مکمل احتیاط کے ساتھ چھان بین کی جائیگی جو کسی کمیونسٹ ملک میں جانا چاہتا ہو۔ وہاں جانے کی اجازت صرف اس شخص کو دی جائے گی۔ جس کے بارے میں پورا اطمینان ہو جائے۔ پھر جس کسی کو ایسے ملک میں جانے دیا جائیگا۔ اسے بھی کوئی ایسا بیان دینے سے منع کر دیا جائے گا جو کمیونزم کے حق میں جاتا ہو۔ اگلے مہینے علماء کا جو وفد روس جا رہا ہے۔ اس کے ارکان پر بھی اسی نوع کی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ اس وفد میں مشرقی پاکستان کے سات علماء کو جانا تھا۔ مگر اب ان کی تعداد صرف دو رہ گئی ہے۔

کمیونسٹ ممالک میں یا دوسرے علاقوں میں کمیونسٹ عناصر کی جانب سے آئے دن طلباء یا نوجوانوں کے اجتماعوں کے نام سے کانفرنسیں ہوتی رہتی ہیں۔ اب پاکستانیوں کو ان میں بھی شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ معاہدہ بغداد کی کونسل نے تخریبی کارروائیوں کو روکنے کے لئے حالیہ اجلاس میں جو فیصلے کئے تھے۔ حکومت پاکستان کے یہ اقدامات ان کے تحت ہیں۔

کولمبو کی "امن کونسل" میں شرکت سے جن اشخاص کو منع کر دیا گیا ہے۔ ان میں خان عبد الغفار خاں، شیخ عبد المجید سندھی، عبد الصمد اچکزئی، شہزادہ عبد الکریم اور مغربی پاکستان اسمبلی کی ایک رکن بیگم ممتاز جمال شامل ہیں۔

آزادی کے تحفظ کا عہد خلیج عقبہ کے عرب علاقہ ہونے کا اعلان

پچھلے دنوں اردن کے شاہ حسین اور سعودی عرب کے شاہ سعود کے درمیان اردن کے دار الحکومت عمان میں جو طویل بات چیت ہوئی تھی۔ اس کے بعد ایک مشترک بیان جاری کیا گیا تھا۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ دونوں فرمانرواؤں نے عہد کر لیا ہے کہ دونوں ممالک کی آزادی کی حفاظت کریں گے۔ عمان ریڈیو کی اطلاع کے مطابق مشترک اعلان میں کہا گیا۔ کہ دونوں حکمرانوں نے خلیج عقبہ پر عربوں کی خود مختاری کو محفوظ رکھنے کا عہد بھی کیا ہے۔

مشترک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ خلیج عقبہ جس آبی علاقے میں واقع ہے۔ وہ عربوں کا ہے۔ اور اس پر اختیار اور خود مختاری عربوں کو حاصل ہے۔ اور وہ کسی ایسے دعوے کو قبول نہیں کریں گے۔ جس میں کہا گیا ہو۔ کہ یہ کوئی بین الاقوامی آبی شاہرہ ہے اس لئے خلیج عقبہ پر عربوں کی خود مختاری کو تمام عرب ممالک کے تعاون سے بحال رکھا جائیگا۔ یہ مشترک اعلان مکہ ریڈیو اور عمان ریڈیو سے نشر کیا گیا۔

فرقہ وارانہ تنازعات بقیہ صفحہ ۲

یہ لوگ کسی نامعلوم مقصد کی خاطر ملک میں چاروں طرف باہمی منافرت کے شعلے بکھیرتے پھرتے ہیں۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اگر آج مسلمانوں کا شریف طبقہ جرأت کے ساتھ ان لوگوں کو ان سرگرمیوں سے باز رکھنے کے لئے عزم کر کے اٹھ کھڑا ہو۔ تو چند ہی دنوں میں ملک کی فضا صاف ہو سکتی ہے۔

مشکل یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے عام منافرت پھیلانے کے لئے احمدیت کی مخالفت کو اپنا آلۂ کار بنایا ہوا ہے۔ اور احمدیت کے خلاف ایسے خطرناک نعرے ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ جن سے وہ عوام کے جذبات کو آسانی سے ابھار لیتے ہیں۔ اور اس ہتھیار سے عوام کے جذبات کو ابھار کر عام فرقہ وارانہ چپقلش کی بنیاد رکھ دیتے ہیں اس لئے اگر ان شعلہ بیانیوں کے روکنے کا کوئی طریقہ اختیار کیا جائے تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ملک کی فضا صاف ہو سکتی ہے۔

محکمہ انڈسٹریز مغربی پاکستان داخلہ گورنمنٹ وولن انڈسٹریز ٹریننگ سینٹر جھنگ

داخلہ ۱۵ر جولائی سے ہوگا۔ دو سالہ کورس اعلے جماعت میں میٹرک کئے جائینگے جس کے فارغ التحصیل کو وولن ٹکنالوجی کا ڈپلومہ دیا جاویگا۔ کم تعلیم والوں کو آرٹیزن کلاس میں لیا جاوے گا۔ بشرطیکہ ۱۵ سے کم عمر نہ ہو۔ ان کو ایک سالہ ٹریننگ کے بعد سرٹیفکیٹ ملیگا۔ انٹرویو ۱۵/۷/۵۷ کو ہوگا۔ پراسپکٹس کے لئے نیز درخواست بھیجنے کے لئے مارکٹنگ افسر (وول) ۱۱ بہاولپور روڈ لاہور کو مخاطب کریں۔ درخواست کی آخری تاریخ ۳۰/۶/۵۷ ہے

(پ۔ ج ۹/۶/۵۷)

داخلہ زراعتی کالج ٹنڈو جام (سندھ)

درخواستیں مجوزہ فارم میں درکار ہیں جو پرنسپل صاحب سے طلب ہو۔ آخری تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا۔ شرائط داخلہ۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ کل ۸۰ کا داخلہ ہوگا۔ حیدرآباد۔ خیرپور ڈویژن کے امیدواران کو ترجیح دی جائیگی۔ اور ان کو ۳۰ وظائف ہر یک مالیتی ۵۰/ روپے ماہوار دیئے جاوینگے نیز فیس کالج و ہوسٹل معاف ہوگی۔

(پ۔ ر ۹/۶/۵۷)

محکمہ ڈاکخانہ و تار پاکستان

انجینئرنگ سپروائیزرس۔ ریپیٹر سٹیشن اسسٹنٹس اور وائرلیس ریپیٹرس کی ۳۵۰ اسامیوں کے مدنظر ٹریننگ و تقرری کے لئے امتحان مقابلہ کراچی۔ سکھر۔ کوئٹہ لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ و راج شاہی میں بجم اگست ۵۷ء کو شروع ہوگا۔ امیدواران پوسٹماسٹر جنرل کراچی۔ لاہور یا ڈھاکہ کو مجوزہ فارم میں اپنی درخواستیں ۷/۵۷ سے پیشتر ارسال کریں۔ شرائط: باشندہ پاکستان، انٹر سائنس (ریاضی و فزکس) عمر ۱/۵۷ کو ۱۷ تا ۲۴۔ عرصہ ٹریننگ یکسال الاؤنس ٹریننگ۔ امیدوار سپروائزر ۱۰۰ ماہوار۔ باقی ہر یک ۸۰/ ماہوار۔ تقرری پر گریڈ سپروائیزر ۱۲۵-۳۰۰ باقی ہر یک ۸۵-۲۲۵۔ الاؤنس علاوہ پس ماندہ اقوام و قبائلی امیدواران کیلئے خاص مراعات۔ فارم درخواست قیمتی ۵/ فیس امتحان ۲۵/ فیس میڈیکل ٹسٹ ۶/

(پ۔ ر ۱/۶/۵۷)

ہماری سماجی خرابیاں (بقیہ صفحہ ۵)

آخر کیوں نہ ہو یہ جمہوریت کا دور ہے خود عوام ہی حکومت ہیں ان کے اپنے نمائندے انکی اپنی خواہشات کے مطابق بنائے ہوئے قوانین کی روشنی میں حکومت کا کاروبار چلا رہے ہیں پس حکومت ان برائیوں کو دور کرنے میں اسی صورت میں پوری طرح کامیاب ہو سکتی ہے جب ملک کا ہر فرد واحد اس کار خیر میں صدق دلی سے پورا پورا تعاون کرے۔ اور اس تعاون کی بہترین صورت یہ ہے کہ وہ کمال دیانتداری سے اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔ اور اگر اسے محسوس ہو کہ وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ طور پر کسی مجرمانہ فعل کا مرتکب ہوتا رہا ہے تو سچے دل سے عہد کرے۔ کہ وہ آئندہ کسی ایسی ناپسندیدہ حرکت کا مرتکب نہ ہوگا۔

اگر ہمارے معاشرے کا ہر بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا فرد یہ عہد کرے۔ تو پاکستان کے ایک مثالی سلطنت بننے میں کوئی چیز مانع نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں قریہ قریہ گاؤں گاؤں محلہ محلہ با اثر اور دیانتدار افراد پر مشتمل اصلاحی کمیٹیاں قائم کی جائیں جو بے راہرو لوگوں پر اجتماعی طور پر اخلاقی اثر ڈال کر انہیں اپنے اصلاح احوال پر مجبور کر دیں۔ مسلمانوں میں اس قسم کی کمیٹیوں کا قیام کوئی مشکل کام نہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ کچھ مخلص افراد آگے بڑھیں۔ اور اس نیک کام کا آغاز کریں وہ ہر محلے کی مسجد کو یونٹ قرار دے کر اس قسم کی اصلاحی کمیٹیوں کی داغ بیل ڈال سکتے ہیں۔ بعض مقامات پر اس قسم کی رسمی کمیٹیاں پہلے ہی سے کام کر رہی ہیں۔ مگر اس سلسلہ کو ایک منظم مہم کی صورت دے دی جائے۔ تو شاندار نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔

ہمارے عوام جبلی طور پر ان برائیوں کے خوگر نہیں محض وقتی طور پر وہ تخریب پسند عناصر کے زیر اثر جادۂ گمراہی پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کی صحیح طور پر مخلصانہ رہنمائی کی جائے تو وہ جانباز محب وطن اور بہترین شہری ثابت ہو سکتے ہیں۔

"ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی"

حم: سرکاری ذرائع نے بتایا ہے۔ کہ ہفتہ بھر تک دونوں ملکوں کے حکمرانوں کے درمیان جو بات چیت ہوتی رہی۔ وہ دونوں ملکوں کے فوجی اقتصادی اور مالی معاملات پر ہوئی۔ یہ طویل اور نہایت اہم بات چیت اس پس منظر میں ہوئی ہے کہ اردن اور مصر کے درمیان تعلقات بہت کشیدہ ہیں۔ اور اس کا باعث یہ ہے کہ مصر نے چند دن پہلے شاہی خاندان اور حکومت کے اعلیٰ حکام کو قتل کرانے کی ایک بہت بڑی سازش کی تھی۔

کراچی میں انفلوئنزا کے مریضوں کی تعداد تقریباً دو ہزار تک پہنچ گئی

صورت حال تشویشناک نہیں ہوتی۔ محکمہ صحت کے حکام کا بیان

کراچی ۱۷ جون۔ کل وفاقی دارالحکومت کے مختلف علاقوں میں مزید چار سو تینتیس افراد انفلوئنزا میں مبتلا ہوئے اس طرح اب شہر میں اس وبا میں مبتلا ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو اکاسی تک پہنچ گئی ہے

کارپوریشن کے حکام نے بتایا ہے کہ اب وبا نے سنگین صورت اختیار نہیں کی ہے۔ اور بیماری کی نوعیت انتہائی متعدی ہونے کے باوجود معمولی ہے۔ کوئی شخص اس مرض سے ہلاک نہیں ہوا ہے۔ اور محکمہ صحت کے حکام اس پر قابو پانے کے لئے تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔

کل جن نئے مریضوں کا پتہ چلا ہے ان میں سے چودہ کو متعدی امراض کے ہسپتال میں داخل کر لیا گیا ہے۔ اور ستر ہ سابقہ مریضوں کو ہسپتال سے خارج کر دیا گیا ہے۔

وزیر اعظم جاپان واشنگٹن روانہ ہو گئے

ٹوکیو ۱۷ جون۔ وزیر اعظم جاپان مسٹر کیشی آج بذریعہ طیارہ واشنگٹن روانہ ہو گئے۔ جہاں آپ صدر آئزن ہاور اور دوسرے امریکی لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔

اردن کے لئے امریکی امداد

عمان ۱۷ جون۔ امریکہ نے گذشتہ اپریل میں حکومت اردن کو ایک کروڑ ڈالر دینے کا فیصلہ کیا تھا۔ کل امریکہ نے پچاس لاکھ ڈالر کی پہلی قسط اردن کے حوالہ کر دی۔

اٹلی میں زبردست بارش اور سیلاب

روم ۱۷ جون۔ شمال مغربی اٹلی میں زبردست طوفان بادوباراں اور سیلاب سے ہزاروں بچے محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ اور انہیں ہیلی کوپٹروں کے ذریعہ غذائی اور دوسری اشیاء پہنچائی جا رہی ہیں۔

لاہور میں دو نئے گورنمنٹ کالج

لاہور ۱۷ جون۔ خیال ہے کہ اس سال کے آخر تک لاہور میں دو نئے گورنمنٹ کالجوں کی تعمیر شروع ہو جائیگی محکمہ تعلیم متروکہ عمارت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نئے کالجوں میں سے ایک لڑکوں اور دوسرا لڑکیوں کے لئے ہوگا۔

ایجوکیشن سیکرٹری مسٹر ایس ایم شریف نے ریڈیو پاکستان کے نمائندہ کو کل بتایا کہ حکومت کی خواہش ہے کہ نئے کالج تعلیمی سال شروع ہونے تک لاہور میں کام شروع کر دیں اس منصوبہ کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ موزوں عمارات کب تک حاصل ہوتی ہیں صوبائی حکومت کی وزارت مالیات سے کالجوں کے لئے عملہ اور دوسرے سامان کی منظوری حاصل کر لی گئی ہے

نوٹس

ایسے امیدواروں کی طرف سے جو کھانے اور دوسری اشیاء کی فروخت اور پھیری کے مندرجہ ذیل خالی ٹھیکوں پر کام کرنا چاہتے ہوں درخواستیں مطلوب ہیں جو اس دفتر میں زیادہ سے زیادہ یکم جولائی ۱۹۵۷ء تک بذریعہ رجسٹرڈ خط پہنچ جانی چاہئیں۔ صرف ایسے ہی لوگ درخواستیں دیں جو مناسب طور پر اس کام کو سرانجام دینے کے اہل ہوں۔ مثلاً یہ کہ:-

(ا) وہ کھانے وغیرہ کے کام سے متعلق رہے ہوں۔

(ب) وہ اس امر کی اطمینان بخش شہادت پیش کر سکتے ہوں کہ انہیں مالی یا دیگر نوعیت کے ایسے وسائل حاصل ہیں کہ جن کی مدد سے وہ مسافروں کی پوری مستعدی سے خدمت کر سکیں گے۔

(ج) وہ یہ ذمہ داری لے سکتے ہوں کہ وہ خود یا اپنے انتظام کے ذریعہ اس کام کو سرانجام دیں گے اور محض درمیانی واسطے کے طور پر ٹھیکے کو نفع خوری کے خیال سے آگے کرایہ پر نہیں دیں گے یا

(د) وہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی اور اسٹیشن پر کھانے وغیرہ کا ٹھیکہ اس واضح شرط پر چلا رہے ہوں کہ ان ٹھیکوں میں سے کوئی ٹھیکہ مل جانے پر وہ اپنے موجودہ ٹھیکوں سے دست بردار ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ ایسی صورت میں کہ درخواست کسی فرم یا کمپنی کی طرف سے ہو تو وہ فرم یا کمپنی رجسٹرار آف فرمز ویسٹ پاکستان لاہور کے ہاں باقاعدہ رجسٹر ہونی چاہیئے۔

رجسٹرار آف فرمز ویسٹ پاکستان لاہور کی طرف سے جاری کردہ پارٹنر شپ ڈیڈ فارم "اے" اور رجسٹریشن فارم "سی" کی مصدقہ نقول بھی درخواست کے ہمراہ آنی چاہئیں۔

۲۔ خواہ انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر بحیثیت حصہ داروں کے درخواست دی جائے ہر درخواست کنندہ کی ولدیت دینی ضروری ہے۔ پیشے کو الگ اور اچھے چال چلن کے بارے میں کسی فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کا اصل سرٹیفکیٹ یا اس کی مصدقہ نقل بھی درخواست کے ساتھ آنی چاہیئے۔

<table>
<tr><th>نمبر شمار</th><th>نام اسٹیشن</th><th>ٹھیکے کی تفصیلات</th></tr>
<tr><td>۱</td><td>خانیوال</td><td>یورپی طرز کا ریفریشمنٹ روم</td></tr>
<tr><td>۲</td><td>ٹبہ دین پناہ</td><td rowspan="7">ان میں سے ہر اسٹیشن پر روٹی ۔ سگریٹ پھل ۔ مٹھائی ۔ چائے اور سرد مشروبات کی فروخت اور پھیری کا ٹھیکہ</td></tr>
<tr><td>۳</td><td>دریا خاں</td></tr>
<tr><td>۴</td><td>واہڑی</td></tr>
<tr><td>۵</td><td>جگہ عباسیاں</td></tr>
<tr><td>۶</td><td>پیلارا</td></tr>
<tr><td>۷</td><td>داہر کی</td></tr>
<tr><td>۸</td><td>میرپور متھیلو</td></tr>
<tr><td>۹</td><td>میچن آباد</td><td>روٹی ۔ سگریٹ چائے اور سرد مشروبات کی فروخت اور پھیری کا ٹھیکہ</td></tr>
</table>

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے ملتان)

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴